93160 ـ فجر صادق كا وقت

سوال

فجر صادق معلوم كرنے كے طريقے كيا ہيں ؟
ميں فجر صادق تلاش كرنے كى كوشش كرتا ہوں تا كہ مجھے اور ميرے دوست و احباب كو سحرى كا وقت ختم ہونے اور نماز كا وقت شروع ہونے كا علم ہو سكے، كيونكہ ميں چائنہ ميں رہائش پذير ہوں، اور يہاں مسلمان انٹر نيٹ كے نظام اوقات پر اعتماد كرتے ہيں، ليكن اس ميں انتہائى باريك بينى نہيں پائى جاتى جس كى وجہ سے وہ وقت شروع ہونے سے قبل ہى نماز فجر ادا كر ليتے ہيں، ليكن اگر ميں اوقات كو صحيح طور پر ضبط نہ كر سكوں (كيونكہ جب اندھيرا چلا جاتا اور روشنى شروع ہوتى ہے تو يہ سحرى ختم ہونے كا وقت مقرر كرتا ہوں) تو كيا ايسا كرنے ميں ميرے ذمہ كوئى گناہ ہو گا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ آپ كو اپنى عبادت ميں حق و صحيح طريقہ تلاش كرنے كى كوشش پر جزائے خير عطا فرمائے، اور ہمارى يہ بھى دعا ہے كہ اللہ تعالى آپ كو اپنے فضل و كرم سے اور زيادہ توفيق سے نوازے، اور آپ كو علم و تعليم كى حرص اور محبت اور زيادہ كرے.

آپ يہ علم ميں ركھيں كہ فجر كى دو قسميں ہيں:

پہلى قسم:

فجر كاذب:

اس سے نماز كا وقت شروع نہيں ہوتا، اور نہ ہى اس فجر كاذب طلوع ہونے سے روزہ ركھنے والے كے ليے كھانا پينا اور جماع وغيرہ ممنوع ہوتا ہے.

دوسرى قسم:

فجر صادق:

یہ وہ فجر ہے جس کے طلوع ہونے سے نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اور روزہ رکھنے والے کے لیے کھانا پینا اور جماع منع ہو جاتا ہے، اور درج ذیل آیت میں بھی اس سے مراد یہی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم کھاتے پیتے رہو یہاں تك کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے البقرۃ (187).

اور فجر کی ان دونوں قسموں کے مابین فرق کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ایك احادیث میں بیان فرمایا ہے، بعض احادیث میں تو اوصاف کے اعتبار سے فرق کیا گیا ہے، اور بعض دوسری احادیث میں احکام کے اعتبار سے فرق کیا گیا ہے، اور بعض احادیث میں اوصاف اور احکام دونوں کو جمع کر کے فرق کیا گیا ہے.

ان احادیث کی تفصیل آپ سوال نمبر (26763) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

اور ان دونوں فجروں میں فرق کی وضاحت صحابہ کرام اور تابعین عظام رحمہ اللہ کی کلام میں بھی موجود ہے، اور ان کے بعد آنے والے اہل علم آئمہ کرام کی کلام میں بھی وضاحت موجود ہے.

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور عبد الرزاق کہتے ہیں: ہمیں ابن جریج نے عطاء رحمہ اللہ سے خبر دی، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" فجر کی دو قسمیں ہیں: وہ فجر جو آسمان میں بلند ہوتی ہے، نہ تو یہ آدمی کے لیے کچھ حرام کرتی ہے، اور نہ ہی ہی حلال، لیکن جو فجر پہاڑوں کی چوٹیوں پر ظاہر ہوتی ہے وہ کھانا پینا حرام کرتی ہے.

عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں: لیکن اگر وہ آسمان میں بلندی کی جانب چڑھے ـ یعنی آسمان میں لمبائی کی شکل میں پھیلے ـ تو اس سے نہ تو روزہ دار کے لیے کھانا پینا حرام ہوتا ہے، اور نہ ہی نماز کا وقت شروع، اور نہ ہی اس سے حج فوت ہوگا، لیکن جب پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھیل جائے تو روزہ دار کے لیے کھانا پینا حرام ہو جائیگا، اور حج فوت ہو جائیگا.

ابن عباس اور عطاء کی اس روایت کی سند صحیح ہے، اور کئی ایك سلف رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے " .

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (1 / 516).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور بالجملہ یہ ہے کہ: صبح کا وقت بالاجماع دوسری فجر طلوع ہونے سے شروع ہوتا ہے، اور اوقات والی احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں، اور یہ فجر افقی کناروں کی جانب پھیلتی ہے، اور اسے فجر صادق کا نام دیا جاتا ہے کیونکہ اس نے آپ کو صبح کی خبر دی اور متنبہ کیا ہے، اور صبح وہ ہے جو سفیدی اور سرخی دونوں کو جمع کرے، اور اسی لیے جس شخص کی جلد سرخی اور سفیدی ہو اسے " اصبح " کہتے ہیں.

اور رہی پہلی فجر: تو یہ سفیدی ہے جو چوڑائی کی بجائے آسمان کی طرف لمبائی اور اوپر کی جانب جائے، تو اس سے کوئی بھی حکم متعلق نہیں اور اسے فجر کاذب کہتے ہیں، پھر دن کی روشنی ہونے تك اختیار کا وقت رہتا ہے.

دیکھیں: المغنی (1 / 232).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" علماء نے ذکر کیا ہے کہ اس ـ یعنی فجر کاذب ـ کے درمیان اور دوسری فجر کے درمیان تین قسم کے فرق ہیں:

پہلا فرق:

پہلی فجر لمبی ہوتی ہے نہ کہ چوڑی، یعنی مشرق کی جانب سے مغرب کی جانب لمبائی میں ہوتی ہے.

اور دوسری فجر شمال سے جنوب کی جانب چوڑائی میں ہوتی ہے.

دوسرا فرق:

پہلی فجر اندھیری ہوتی ہے، یعنی یہ روشنی کچھ دیر کے لیے ہوتی ہے، اور اس روشنی کے بعد پھر اندھیرا چھا جاتا ہے، اور دوسری فجر اندھیری نہیں ہوتی، بلکہ اس کے بعد روشنی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے.

تیسرا فرق:

دوسری فجر افق کے ساتھ متصل ہوتی ہے، اور اس روشنی اور افق کے مابین کوئی اندھیرا نہیں ہوتا، اور پہلی فجر افق سے علیحدہ اور منقطع ہوتی ہے، اور افق اور اس روشنی کے مابین اندھیرا ہوتا ہے.

اور کیا پہلی فجر کی بنا پر کچھ مرتب ہوتا ہے ؟

نہیں اس فجر کی بنا پر شرعی امور میں سے کچھ بھی مرتب نہیں ہوتا، نہ تو روزہ دار کی سحری کا وقت ختم ہوتا

ہے، اور نہ ہی نماز فجر کا وقت شروع ہوتا ہے، تو اس طرح سب احکام دوسری فجر سے مرتب ہوتے ہیں " انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (2 / 107 - 108).

دوم:

اور کیلنڈوں اور جنتریوں میں جو کچھ پایا جاتا ہے وہ نماز فجر کی معرفت کے متعلق کوئی ثقہ اور پختہ مصدر نہیں، ان کلینڈروں اور جنتری اور اوقات نظام والے کلینڈوں کا غلط ہونا ثابت ہو چکا ہے.

اس لیے آپ پر واجب یہ ہوتا ہے کہ آپ نماز فجر کا وقت معلوم کرنے کے لیے ان کیلنڈروں اور جنتریوں وغیرہ پر اعتماد نہ کریں، اور آپ چاہیے کہ فجر صادق اور فجر کاذب کے فرق جو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کو مد نظر رکھتے ہوئے نماز فجر کا وقت معلوم کرنے کی کوشش کریں.

اور اگر روزانہ آپ آسمان کو نہیں دیکھ سکتے تو یہ ممکن ہے کہ آپ کیلنڈر میں اذان کے وقت کے بعد احتیاطی وقت رکھ لیں، اور ہمارے ملك میں یہ وقت دوسرے ملك سے موسم کے اعتبار سے مختلف ہے، اس لیے آپ کے لیے مثلا آدھ گھنٹہ پر اعتماد کرنا ممکن ہے تا کہ آپ نماز فجر ادا کر سکیں، لیکن احتیاط یہی ہے کہ کھانا پینا اس سے قبل بند کردیں.

اور پورا سال مختلف اوقات میں فجر صادق کو دیکھ کر ایك کلینڈر بنا لیں تا کہ آپ کے بعد والے بھی اس سے مستفید ہوں، امید ہے کہ مسلمانوں کی عبادت صحیح کرنے کی وجہ سے آپ کو اللہ تعالی اجر عظیم عطا فرمائیگا.

اس لیے اگر تو آپ خود نماز فجر کے اوقات کی نگرانی اور دیکھ بھال کرنا ممکن ہو تو اس طرح آپ نماز اور روزے کے اوقات معلوم کر سکتے ہیں اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو آپ اس وقت نماز فجر ادا کریں جب آپ کا ظن غالب یہ ہو کہ اب وقت شروع ہو چکا ہے.

اور رہا روزے کا مسئلہ تو آپ کے لیے اس وقت تك کھانا پینا جائز ہے جب تك آپ کو طلوع فجر کا یقین نہ ہو جائے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم کھاتے پیتے رہو یہاں تك کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے البقرۃ (187).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" تو جب اسے فجر طلوع ہونے کا یقین ہونے تك کھا پی سکتا ہے، اور اگر شك ہو تو بھی یقین ہونے تك " انتہی.

ديكهين: فتاوى الصيام (299).

والله اعلم .